امام حسینؑ کون ہیں؟ اور واقعۂ کربلا کیا ہے؟

جناب مولانا سید حسین اختر صاحب نقوی خلف ملاذ العلماء طاب ثراہ

امام حسینؑ جناب ابوطالب کے پوتے اور حضرت علیؑ کے بیٹے اور پیغمبرؐ کے نواسے تھے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ اس ماحول میں پلے تھے جس ماحول کی بلندی کا صحیح تصور بھی ہم نہیں کر سکتے اور یہ اس پیغمبرؐ کی آغوش میں پلے تھے جس کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے پھر بھی دین حق کی اشاعت سے زبان نہ روکتے تھے اسی وجہ سے دین کا پیغام ہم تک پہنچا اب آپ خود غور کیجئے کہ جو آدمی اس ماحول میں پلا ہوگا اسے دین سے کتنی محبت ہوگی۔ اب آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ جب شام کے تخت پر بیٹھے ہوئے فاسق اور فاجر حاکم نے امام حسینؑ سے بیعت چاہی اور امام حسینؑ نے نہیں کہہ دی، اس نے مظالم ڈھائے انھوں نے پھر بھی بیعت نہیں کی یہ کس واسطے؟ وہ صرف اپنی جیت کے لئے نہیں بلکہ دین کی حفاظت کے لئے اور کفر کے قلعہ کو کھنڈر بنانے کے لئے اس طرح کے بے شمار مظالم کو سہا وہ بس اس لئے کہ دین کی عزت قائم رہے انھی کی وجہ سے آج بھی دین باقی ہے ورنہ آج ساری دنیا بری راہوں پر بھٹکتی ہوتی اور اندھیرے راستے میں ٹھوکریں کھاتی پھرتی اس سے ہم مختلف بلاؤں میں گرفتار رہتے اس وجہ سے قدرت نے ایک رہنما پیدا کیا جس کا نام حسینؑ ہے اس نے ہم کو دین کا احساس قائم رکھنے کے لئے اتنے مظالم سہے جس کی ابتداء اس وقت ہوئی جب مدینہ کے حاکم (ولید ابن عتبہ) کو یزید نے حکم دیا کہ امام حسینؑ سے بیعت لو اور اس نے امام حسینؑ کو بیعت یزید کی طرف دعوت دی تو اس پیغام کو ٹھکراتے ہوئے آپ نے سفر غربت اختیار کیا اور وطن سے جدا ہو کر مکہ آئے یہاں آپ تقریباً پانچ مہینہ رہے مگر یہاں بھی آپ کے خون بہانے کا سامان کیا گیا پھر عراق کی طرف روانہ ہوئے مگر راستے ہی میں یزید کی فوج آ گئی اور اس کے گھیرے میں آپ کربلا پہنچے۔ یزید کی فوجیں بھی بیعت کا سوال کرتی تھیں مگر امام حسینؑ نے بیعت نہ کی تو آپ پر اور آپ کے اصحاب واقربا پر اور چھوٹے چھوٹے بچوں تک پر پانی بند کر دیا اور پھر روز عاشور صبح سے عصر تک ۷۲ قربانیاں پیش کر کے حضرت امام حسینؑ تین دین کے بھوکے پیاسے شہید ہو گئے اور خاندان رسالت کی بی بیاں شہر بشہر پھرائی گئیں۔ یہ سب مظالم امامؑ نے برداشت کئے اور ہم کو سچی راہ سے بھٹکنے نہیں دیا یہ ہے واقعہ کربلا جسے ہم محرم میں یاد کرتے ہیں۔

